بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۵ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

بروز جمعرات — ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی — قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ — ۵ جمادی الاول ۱۳۹۳ھ ۔ ۷ احسان ۱۳۵۲ ہش ۔ ۷ مئی ۱۹۷۳ء — نمبر ۱۲۷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لوگ انبیاء کو ستاتے اور دکھ دیتے ہیں لیکن وہ ان کیلئے دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں

وہ کاذب اور مفتری کہنے والوں سے بھی سچی ہمدردی اور حقیقی خیر خواہی رکھتے ہیں

"اللہ تعالےٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں فرماتا ہے فلعلک باخع نفسک ان لا یکونوا مومنین۔ یہ کس قدر ہمدردی اور خیر خواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں فرمایا ہے کہ تو ان لوگوں کے مومن نہ ہونے کے متعلق اس قدر ہم و غم نہ کر۔ اس غم میں شاید تو اپنی جان ہی دے دے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمدردی مخلوق میں کہاں تک بڑھ جاتے ہیں۔ اس قسم کی ہمدردی کا نمونہ کسی اور میں نہیں پایا۔ یہاں تک کہ ماں باپ اور دوسرے اقارب میں بھی ایسی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ مخلوق تو انہیں کاذب اور مفتری کہتی ہے اور وہ مخلوق کیلئے مرتے ہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ یہ ہمدردی والدین میں بھی نہیں ہوتی اس لئے کہ وہ جب دیکھتے ہیں کہ اولاد سرکش اور نافرمان ہے یا اور نقص اس میں پاتے ہیں (تو وہ اسے چھوڑ دیتے ہیں) مگر انبیاء و رسل کی یہ عادت نہیں ہوتی۔ وہ مخلوق کو دیکھتے ہیں کہ ان پر حملہ کرتی اور ستاتی ہے لیکن وہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قدر دعا کرتے تھے جس کا نمونہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ انبیاء علیہم السلام کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ مومن اور کافر ان کے طفیل سے اپنے کفر اور ایمان میں کمال حاصل کرتے ہیں۔ ابوجہل کا کفر پورا نہ ہوتا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے۔ پہلے اس کا کفر مخفی تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر اس کا اظہار ہوگیا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صدق بھی مخفی تھا جو اس وقت ظاہر ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روحانی دعوت کی۔ ایک نے اس دعوت کو قبول کیا اور دوسرے نے انکار کر دیا۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا۔ انبیاء و رسل اس خباثت اور شقاوت کو جو ان کے اندر ہوتی ہے ظاہر کر دیتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۰، ۸۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۶ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

گزشتہ رات سے طبیعت پھر مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہے

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے باقاعدگی اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگذاری

جن مجالس انصار اللہ نے ابھی تک اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری بابت ماہ ہجرت / مئی ارسال نہیں کی ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد رپورٹ مرکز میں بھجوا دیں۔ یہ رپورٹ مطبوعہ فارم پر آنی چاہیئے۔ اگر آپ کے پاس فارم نہ ہوں تو براہ کرم دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے خط لکھ کر منگوا لیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

ربوہ کے قریب زمینوں پر کام کرنے کے لئے ایک ہوشیار، محنتی اور تجربہ کار منشی کی ضرورت ہے جو کہ زراعت کے جملہ کام جانتا ہو۔ رہائش کے لئے پختہ کوارٹر بجلی والا اور تنخواہ معقول ملے گی۔

درخواستیں مع تصدیق پریذیڈنٹ جماعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں بھجوائیں۔

امراء جماعت اور امراء اضلاع کی توجہ کے لئے

امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ نیز امراء اضلاع کی خدمت میں ایک دفعہ پھر یہ یاد دہانی کرائی جا رہی ہے کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی سو فیصد وصولی کی میعاد ختم ہونے والی ہے۔ اپنی جماعت کا جائزہ لیجئے۔ ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس کی طرف سے سو فیصد وصولی نہ ہو جائے۔

جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۔ ماہ احسان ۱۳۵۲ھش

مومنوں کی انفرادی اور اجتماعی ترقی کا راز

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی انفرادی اور اجتماعی ترقی کے لئے ایک قانون مقرر کیا ہوا ہے اور وہ قانون یہ ہے کہ جب بھی وہ اپنے کسی بندے یا جماعت کو ترقی دینا چاہتا ہے تو اُس بندے یا جماعت کو ابتلاء میں سے ضرور گزارتا ہے۔ مقصد اس ابتلاء سے یہ ہوتا ہے کہ وہ بندہ یا جماعت صبر و رضاء کا اعلیٰ نمونہ پیش کرکے اپنے آپ کو اُس کے خاص انعاموں کا مستحق بنائے اور اُس کی قدرت کے عجائبات کا مشاہدہ کرکے ایمان اور تسلیم و رضاء میں ترقی کرے۔ برخلاف اِس کے جن لوگوں یا جماعتوں کو اُن کی نیتوں، ارادوں اور اعمال کے پیشِ نظر نہ صرف یہ کہ وہ ترقی دینا نہیں چاہتا بلکہ انہیں سزا کا مستوجب گردانتا ہے انہیں وہ اُن کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ اُن پر نہ کوئی ابتلاء آتا ہے اور نہ کوئی مشکل یا مصیبت وارد ہوتی ہے۔ وہ بظاہر آرام و آسائش اور خوشحالی میں ترقی کر رہے ہوتے ہیں لیکن درپردہ خدائی گرفت کے بھی قریب سے قریب تر ہو رہے ہوتے ہیں۔

اِس کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انفرادی اور اجتماعی ہر دو قسم کی متعدد مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ جہاں تک انفرادی مثال کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ (البقرہ آیت ۱۲۵)

اور (اُس وقت کو بھی یاد کرو) جب ابراہیم کو اُس کے رب نے بعض باتوں کے ذریعہ آزمایا اور اس نے ان کو پورا کر دکھایا (اس پر اللہ نے) فرمایا کہ میں تجھے یقیناً لوگوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں۔

اِس آیت سے ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کئی ابتلاء آئے۔ آپ نے اِن ابتلاؤں میں سے ہر ابتلاء میں پورا اُتر کر دکھایا اور ہر بار أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ کا نعرہ لگا کر صبر و رضا کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں کا امام بنا کر ہمیشہ ہمیش کے لئے آپ کی عزت اور محبت لوگوں کے دلوں میں قائم کر دی۔

اسی طرح جماعتی ابتلاء بلکہ ابتلاء شدید کی ایک واضح مثال ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں اُس ابتلاء کی شکل میں ملتی ہے جو انہیں جنگ احزاب کے موقع پر پیش آیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ۝ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۝ (الاحزاب آیات ۱۱، ۱۲)

(ہاں اُس وقت کو یاد کرو) جبکہ آنکھیں گھبرا کر ٹیڑھی ہو گئی تھیں اور دل دھڑکتے ہوئے حلق تک آ گئے تھے اور تم اللہ کے متعلق مختلف شکوک میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اُس وقت مومن ایک بڑے ابتلاء میں ڈال دیئے گئے تھے اور سخت ہلا دیئے گئے تھے۔

اس ابتلاء شدید کے وقت صحابہ کرامؓ نے صبر و رضاء کا جو نمونہ دکھایا اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ۝ (الاحزاب آیت ۲۳)

(حقیقی مومنوں نے کہا یہ تو وہی کچھ ہے جس کا اللہ اور اسکے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اُس کے رسول نے بالکل سچ فرمایا تھا چنانچہ اس ابتلاء نے انہیں ایمان اور اطاعت میں اور بھی بڑھا دیا (کمزور نہیں کیا)

اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ:۔

وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ۝ (الاحزاب آیت ۲۶)

اللہ نے مومنوں کی طرف سے خود لڑائی کی اور اللہ بڑا طاقتور اور غالب ہے۔

حقیقی مومنوں کو ملیا میٹ کر دینے کے ارادہ سے حملہ آور ہونے والے ظاہری سامانوں کی بہتات اور کثرتِ تعداد کے باوجود اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کیسے کامیاب ہو سکتے تھے۔ کمزور اور بے بضاعت ہونے کے باوجود خدائی تائید و نصرت کے نتیجہ میں مسلمان ہی غالب رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا غیر معمولی فضل یاد دلاتے ہوئے فرمایا:۔

وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَّمْ تَطَئُوهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝ (الاحزاب آیت ۲۸)

اور اللہ نے تم کو اُن کی زمینوں اور ان کے گھروں اور اُن کے مالوں کا وارث کر دیا نیز اُس زمین کا بھی جس پر ابھی تمہارے قدم نہیں پڑے اور اللہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

انفرادی ابتلاء اور جماعتی ابتلاء کی یہ دو مثالیں بطور نمونہ بیان کی گئی ہیں ورنہ انبیاء علیہم السلام کے ذکر میں اللہ تعالیٰ نے اس کی متعدد مثالیں دے کر اِس امر کو اچھی طرح واضح فرمایا ہے کہ مومنوں پر انفرادی طور پر بھی اور جماعتی رنگ میں بھی بڑے بڑے ابتلاء وارد کئے جاتے ہیں اور غرض اِن ابتلاؤں سے یہ ہوتی ہے کہ انہیں انفرادی اور جماعتی ہر دو لحاظ سے عظیم الشان انعامات اور ترقیات سے نوازا جائے۔ برخلاف اِسکے اللہ تعالیٰ جن لوگوں اور جماعتوں کو ترقی دینا نہیں چاہتا بلکہ انہیں ان کے کئے کی سزا دینا چاہتا ہے انہیں وہ ایسے ابتلاؤں میں سے نہیں گزارتا جو ترقی اور غلبہ کا باعث ہوا کرتے ہیں۔ وہ بالعموم آرام و آسائش اور راحت و آرام میں زندگی بسر کرنے کے باعث اپنے آپ کو خوش قسمت اور خدا کے لاڈلے سمجھ رہے ہوتے ہیں حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے وہ رفتہ رفتہ خدائی گرفت کے نیچے آ رہے ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں اور اس کی قائم کردہ الٰہی جماعتوں کی ترقی کا راز اللہ تعالیٰ کی طرف سے وارد ہونے والے ابتلاؤں میں مضمر ہوتا ہے۔ وہ ابتلاؤں کے دوران صبر و استقامت اور تسلیم و رضاء کا اعلیٰ نمونہ پیش کرکے انعاماتِ الٰہیہ اور مدارجِ عالیہ کے وارث بنتے اور غالب آتے ہی چلے جاتے ہیں۔

جو خاکِ رہِ مصطفٰےؐ ہو گیا ہے

ملائک سے بھی کچھ سوا ہو گیا ہے
جو خاکِ رہِ مصطفٰےؐ ہو گیا ہے

نشانِ حکم جسکو ہونا تھا عیسےؑ
بلطفِ خدا میرزاؑ ہو گیا ہے

زباں جسکی جادو بیانی میں یکتا
قلم جس کا معجز نما ہو گیا ہے

وہ بھولے ہیں دنیا میں قرآں کے پیچھے
کہ ایماں کا جنگل ہرا ہو گیا ہے

دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھیں نہ اُٹھیں
درِ استجابت تو وا ہو گیا ہے

وُہی قطبِ دیں ہے وُہی غوثِ اعظم
جو مستِ مئے اِتقا ہو گیا ہے

نہ چمکتی تھی پہلے بھی انساں کی قیمت
یہ موتی تو اب بے بہا ہو گیا ہے

ہے کیا ایسے بیڑے کو طوفاں کا خطرہ
کہ جس کا نگہباں خدا ہو گیا ہے

یہ کیا کم ہے تاثیرِ دردِ محبت
کہ ناآشنا۔ آشنا ہو گیا ہے

زباں بھی مسلماں نظر بھی مسلماں
اگر نفس و دل زیرِ پا ہو گیا ہے

مبشر وہی ہے عبادت کا حاصل
جو سجدہ بنامِ خدا ہو گیا ہے

(مبشر احمد رحیمی)
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد فضل لندن میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا

عظیم الشان جلسہ

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے نائب امام مسجد فضل لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے

جماعت احمدیہ اس عقیدہ پر علی وجہ البصیرت قائم ہے کہ بانی اسلام سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین کے بلند ترین مقام پر فائز فرمایا ہے۔ ہر خیر اور برکت کی کنجی آپ کو عطا کی گئی ہے اور جو شخص نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی نہیں کرتا وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار میں سرخروئی حاصل نہیں کر سکتا۔ اس صداقت عظمیٰ کو دنیا میں پھیلانے اور اسوۂ نبوی کو اپنوں اور بیگانوں کے سامنے بار بار بیان کرنے کی غرض سے جماعت احمدیہ نے دنیا بھر میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کا بابرکت طریق جاری کیا ہے۔ مورخہ ۲۰ اپریل کو محمود ہال مسجد فضل لندن میں منعقد ہونے والا جلسہ سیرۃ النبیؐ اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھا۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بہت ہی کامیاب اور بابرکت ثابت ہوا۔ جلسہ سے کافی عرصہ قبل اس کے انتظامات شروع کر دیئے گئے تھے۔ جلسہ کے لئے باقاعدہ دعوت نامہ شائع کیا گیا جو بڑی کثرت کے ساتھ تقسیم کیا گیا۔ بذریعہ ڈاک بھجوائے جانے والے خطوط کے علاوہ احباب جماعت نے اپنے عزیزوں، ہمسایوں اور دوستوں میں کثرت سے اس کی اشاعت کی۔ لندن سے شائع ہونے والے ایک اردو ہفت روزہ میں جلسہ کا اشتہار نمایاں طور پر شائع کروا دیا گیا۔ ان سب مساعی کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا اور جلسہ کے روز احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت مسلمان حضرات اور غیر مسلم احباب اسی کثرت سے تشریف لائے کہ مسجد سے ملحق محمود ہال اپنی وسعت کے باوجود ناکافی ثابت ہوا۔ بہت سے لوگوں کو مجبوراً کھڑا ہونا پڑا اور بعض کو کھڑے ہونے کی بھی جگہ نہ مل سکی۔ انہوں نے مشن ہاؤس کے احاطہ میں نصب شدہ خیمہ میں بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی کو سنا۔ حاضرین جلسہ میں ہر طبقہ اور خیال کے لوگ شامل تھے۔ ممبران پارلیمنٹ، لوکل افسران، پولیس افسران، پادری صاحبان، اساتذہ، تاجر حضرات اور طلبہ و طالبات غرضیکہ ہر طرز فکر کے لوگ بڑے شوق سے جلسہ میں شامل ہوئے۔

اس جلسہ کی ایک نمایاں بات یہ تھی کہ مکرم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن کی دعوت پر جلسہ کی صدارت جناب پروفیسر منٹگمری واٹ نے کی جو سکاٹ لینڈ میں ایڈنبرا یونیورسٹی میں عربی اور اسلامیات کے شعبہ کے صدر ہیں۔ پروفیسر موصوف عربی کے عالم اور مشہور مستشرق ہیں۔ آپ نے اسلام کے بارہ میں خصوصی مطالعہ کیا ہے اور اب تک اس موضوع پر متعدد کتب لکھ چکے ہیں جو علمی حلقوں میں بہت مقبول ہیں۔ پروفیسر موصوف اس جلسہ کی صدارت کے لئے بطور خاص لندن تشریف لائے اور اس عشائیہ میں بھی شمولیت کی جو آپ کے اعزاز میں دیا گیا۔

لندن مشن کے احاطہ میں اس موقع پر ایک وسیع شامیانہ نصب کیا گیا تھا جس میں مہمان حضرات کے لئے چائے اور دیگر لوازمات کا انتظام تھا۔ محترم امام صاحب نے آنے والے مہمان کو خوش آمدید کہا۔ ان مہمانوں میں وانڈزورتھ لوکل کونسل کی میئر مسز جین سٹینڈنگ بھی شامل تھیں جو اپنی مصروفیات کے باوجود اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائیں۔ میئر صاحبہ اس سے قبل بھی مشن کی بعض تقاریب میں شمولیت کر چکی ہیں۔

اس جلسہ سیرت النبیؐ کے موقع پر برطانیہ میں پاکستان کے سفیر ہز ایکسی لینسی میاں ممتاز محمد خان دولتانہ بھی مدعو تھے۔ مشن کی دعوت پر آپ نے نہ صرف اس دعوت کو بخوشی منظور کیا بلکہ کہا کہ اس تقریب میں شمولیت میرے لئے بیحد سعادت کا موجب ہوگی۔ آپ کی آمد کا پروگرام معین اور یقینی تھا لیکن عین جلسہ کے روز چند گھنٹے قبل آپ کو ایک نہایت ضروری بلاوے کی تعمیل میں پاکستان جانا پڑ گیا جس کی وجہ سے وہ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف نہ لا سکے اور پاکستان روانگی سے قبل آپ نے بے حد معذرت کا پیغام ارسال کیا۔

پروفیسر منٹگمری واٹ کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر مجیب الحق صاحب نے کی۔ اس کے بعد خاکسار نے اس حصہ کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں لوکل کونسل کی میئر آلڈرمین مسز جین سٹینڈنگ نے وانڈزورتھ بورو کی طرف سے اس تقریب میں شامل ہونے والے سب مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اس موقعہ پر مختصر تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہمارا معاشرہ اس وقت قسما قسم کی بیماریوں اور خرابیوں سے دوچار ہے۔ مجھے اس امر کے اظہار میں بیحد مسرت ہے کہ لندن مشن اور اس کے ارباب حل و عقد اصلاح معاشرہ کے نہایت ہی مقدس کام کو بہت احسن رنگ میں سرانجام دے رہے ہیں جس کے لئے وہ ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ آپ نے کہا کہ اصلاح معاشرہ کے لئے عوام الناس میں یہ اجتماعی شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

اس کے بعد محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر اپنے فاضلانہ خطاب کا آغاز فرمایا۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے بانی اسلام فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی تفصیل کے ساتھ بیان کئے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ بچپن اور مطہر جوانی کے دلکش واقعات کو بیان کرنے کے بعد آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت اور اشاعت اسلام کی مساعی کو بیان کیا۔ اس حصہ پر آپ نے سرور کائنات خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جرأت و شجاعت، صبر و رضا، عفو و درگزر، محبت و شفقت، قربانی و ایثار اور محبت الٰہی کے واقعات کو نہایت مؤثر انداز میں بیان کیا جس کا سامعین پر گہرا اثر ہوا۔

تقریر کے آخر میں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا کہ سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اس بات پر گواہ ہے کہ بانی اسلام نے زندگی کے ہر شعبہ میں بہترین نمونہ پیش کیا ہے اور اسی اسوۂ حسنہ کی اتباع میں کامیابی و کامرانی کا راز مضمر ہے۔ پس بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت وجود ہر دور کے لئے شمع امید ہے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف کے اس جامع اور فاضلانہ خطاب کے بعد جو دو گھنٹے تک جاری رہا صاحب صدر جناب پروفیسر منٹگمری واٹ صدر شعبہ عربی و اسلامیات ایڈنبرا یونیورسٹی نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے کہا اگرچہ اس عالمانہ خطاب کے بعد جو ابھی آپ نے سنا ہے مزید کچھ کہنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تاہم مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں بھی اس موقع پر کچھ کہوں اسلئے میں نہایت اختصار کیا لہٰذا اپنے خیالات کو بیان کروں گا۔ آپ نے کہا کہ میں امام مسجد لندن کی طرف سے دیئے گئے اس اعزاز کے لئے بیحد ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے اس جلسہ کی صدارت کی دعوت دی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگرچہ اسلام سے میری دلچسپی کی وجہ سے اسلامی حلقوں میں اب میرا نام کافی مشہور ہو چکا ہے لیکن میری اس ساری دلچسپی کا باعث جماعت احمدیہ کا ایک نوجوان ہے۔ اور اسی نوجوان کے ذریعہ میرے لئے یہ تقریب بھی پیدا ہوئی کہ مجھے ۱۹۴۰ء میں پہلی بار اس مسجد میں آنے کا موقع ملا تھا۔ اس احمدی نوجوان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ جن دنوں میں فلاسفی کے ایک استاد کے طور پر کام کر رہا تھا۔ یہ نوجوان ایڈنبرا یونیورسٹی میں ڈیونٹی سٹوڈنٹ تھے۔ میں ایک بیوہ کا اکلوتا بچہ تھا۔ جب میری والدہ کا انتقال ہوا تو میں نے اس نوجوان سے کہا کہ وہ میرے ساتھ آکر میرے مکان میں مشترکہ کرایہ دار بن جائے۔ اصل بات یہ تھی کہ مجھے اپنی اس وقت کی تنخواہ میں سے اکیلے اس مکان کا کرایہ ادا کرنا مشکل تھا۔ وہ نوجوان آٹھ ماہ میرے ساتھ رہا لیکن اس سارے عرصہ میں ہر صبح ناشتہ کی میز پر اور شام کو کھانے کے وقت ہم اسلام کے بارہ میں تبادلہ خیالات کرتے تھے۔ اس احمدی نوجوان کے تبلیغی جذبہ اور گفتگو نے تو گویا میری زندگی کا رخ ہی بدل دیا چنانچہ فلاسفی کے استاد کے طور پر جانے کی بجائے اینگلیکن بشپ کے زیر انتظام مجھے یروشلم بھجوا دیا گیا تا میں اسلام کے بارہ میں تحقیقی مطالعہ کر سکوں۔ میں نے کچھ عرصہ وہاں قیام کیا اور واپس آکر عربی اور اسلام سے متعلق علمی کام میں مصروف ہو گیا۔ پروفیسر واٹ نے کہا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام سے میری دلچسپی کا سب سے پہلا اور بہت بڑا باعث احمدیہ جماعت کا یہ نوجوان ثابت ہوا۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ کے اس جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی صدارت کرتے ہوئے اور اس موقع پر کچھ کہتے ہوئے میں دلی خوشی محسوس کرتا ہوں۔

پروفیسر منٹگمری واٹ نے اس احمدی نوجوان سے اپنی بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے مزید کہا کہ میں نے اپنے اس احمدی دوست کے ساتھ قیام اور بات چیت میں ایک خاص بات یہ محسوس کی کہ جب بھی میں اس سے اسلام کے بارہ میں تبادلہ خیالات کرتا تھا تو اس کے خیالات سے مجھے یہ محسوس ہوتا تھا کہ میں ایک فرد واحد کے طور پر دوسرے فرد سے مخاطب نہیں بلکہ ایسے لگتا تھا۔ کہ جیسے میں صدیوں پرانی تاریخ پر مبنی حقائق کے مقابل پر اپنے خیالات پیش کر رہا ہوں۔

سلسلہ خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ اسلام کے بارہ میں تحقیقی مطالعہ کرنے کے بعد اب یہ بات پہلے سے بہت بڑھ کر واضح صورت میں مجھ پر کھلی ہے کہ اسلامی تاریخ جو چودہ سو سال کے طویل عرصہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس سارے عرصہ میں رونما ہونے والے مسلمہ تاریخی واقعات کی روشنی میں پروان چڑھی ہے۔ اسلام ہر دور میں ایک زندہ حقیقت کے طور پر دنیا میں موجود رہا ہے۔

اپنے تحقیقی مطالعہ کے نتائج بیان کرتے ہوئے پروفیسر واٹ نے مزید کہا کہ ایک اور حقیقت جس کا مجھے اس مطالعہ کے دوران ادراک حاصل ہوا ہے یہ ہے کہ ان الفاظ کے پیچھے جن کے ذریعہ مسلمان اور عیسائی دونوں ہی اپنے مذہبی عقائد اور خیالات کو پیش کرتے ہیں ایک عظیم الشان حقیقت پوشیدہ ہے یہ حقیقت خدا تعالیٰ کے وجود کی ہے جس کا صحیح اور مکمل ادراک انسان کی محدود فہم و فراست سے بالاتر ہے۔ اگرچہ ہم اپنے محدود الفاظ کے ذریعہ اس حقیقت کو بیان کرنے کی کوشش تو ضرور کرتے ہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہم اس تصور کو پوری طرح سمجھنے کے بھی قابل نہیں ہیں۔ پروفیسر منٹگمری واٹ نے اس بات پر زور دیا کہ خدا کے تصور کے بارہ میں زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پروفیسر صاحب موصوف نے کہا کہ اگرچہ میں عقیدہ کے لحاظ سے عیسائی ہوں لیکن گزشتہ چند سالوں سے میں اس یقین پر قائم ہوں کہ بلاشبہ خدا تعالیٰ نے بانی اسلام محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا والوں سے کلام کیا۔ اور ان کے ذریعہ دنیا میں خدا کا ظہور ہوا۔ آپ نے کہا کہ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ دنیا میں اپنی ذات اور قدرت کی جلوہ نمائی کی ہے۔ اس بات کا ثبوت ہر جگہ مشاہدہ کیا جا سکتا ہے مثلاً گزشتہ شام ہی جب میں مسجد فضل میں آپ کی نماز باجماعت کے موقع پر موجود تھا۔ تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ یہ طرز عبادت ایک یقینی حقیقت پر مبنی ہے۔ عبادت کرنے والوں کا موثر اور پرکیف منظر اس حقیقت کی واضح شہادت دے رہا تھا۔

پروفیسر موصوف نے اس بات پر زور دیا کہ تیزی سے بدلتی ہوئی اس دنیا میں اس بات کی پہلے سے بہت بڑھ کر ضرورت ہے کہ خدائے واحد پر یقین رکھنے والے سب لوگ مل کر دہریت اور لامذہبیت کی طاغوتی طاقتوں سے نبرد آزما ہوں اگرچہ بعض صورتوں میں دوسرے شخص کے خیالات کو پورے طور پر سمجھنا اور ان سے اتفاق کرنا مشکل بھی ہوگا۔ لیکن پھر بھی یہ چیز بنائے اتحاد بن سکتی ہے۔ کہ ہم سب ایک ہی مقصد کی خاطر سرگرم عمل ہیں۔

صاحب صدر کی اس خیال افروز تقریر کے بعد مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے جملہ حاضرین اور معزز مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبی حد درجہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ تقریب کے اختتام پر جملہ غیر مسلم حاضرین کو تبلیغی لٹریچر پیش کیا۔ اور احباب جماعت نے انفرادی طور پر مزید معلومات بہم پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضرین نے اس جلسہ سے بہت عمدہ اثر لیا۔ اور بعد میں زبانی خطوط کے ذریعہ اپنی اس دلچسپی کا اظہار کیا۔ اس جلسہ کی خبریں اور تصاویر مقامی اردو اور انگریزی اخبارات میں شائع ہوئیں۔ جلسہ کے جملہ انتظامات ایک کمیٹی نے سرانجام دیئے۔ جو محترم امام صاحب نے مقرر کی تھی۔ خاکسار اس کمیٹی کا صدر اور خواجہ نعیم احمد صاحب سیکرٹری تھے۔ جملہ ممبران کمیٹی اور ان کے رفقاء کار نے بہت محنت سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری تبلیغی مساعی میں بہت برکت عطا کرے اور اس ملک بلکہ ساری دنیا کے لوگوں کو اسلام کے دامن سے وابستہ ہونے کی سعادت اور توفیق عطا کرے۔ آمین۔

والدین کے لئے ضروری گزارش

وہ احباب کرام جن کے بچے امسال لاہور کے کسی کالج میں داخلہ لے رہے ہوں ان کے اسماء سے مرکز کو مطلع فرمائیں تاکہ انہیں خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل کیا جا سکے اسی طرح احباب جماعت مرکز سے تعاون فرماتے ہوئے جلد از جلد تفصیلی کوائف (لڑکے کا نام ہے۔ کس ادارہ میں داخلہ لیا ہے۔ کونسی جماعت میں داخل ہوا ہے) سے آگاہ فرمائیں گے۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ مئی ختم ہو چکا ہے۔ فوری توجہ فرمائیں اور مجلس کی رپورٹ کارگزاری جلد مرکز کو ارسال کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

آل ربوہ تقریری مقابلہ

مجلس حسن بیان خدام الاحمدیہ دارالرحمت شرقی ب کے تحت ۱۳ اپریل ۱۹۷۳ء کو ایک آل ربوہ تقریری مقابلہ زیر صدارت محترم مولانا ابو العطاء صاحب منعقد ہوا مقابلہ میں ربوہ کی تقریباً تمام مجالس اطفال نے شرکت کی۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق بلال احمد صاحب عطا دارالرحمت شرقی د۔ اول محمد جلیل الرحمٰن صاحب جمیل دارالرحمت شرقی دوم اور مبشر احمد صاحب زاہد دارالرحمت وسطی سوم قرار پائے۔ اطفال کے خصوصی انعامات کے حقدار شمس الحق طیب دارالرحمت شرقی (ب) اور عبدالواحد دارالصدر جنوبی قرار پائے۔

تقسیم انعامات کے بعد صدر محترم نے اطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور دعا کرائی۔ (سیکرٹری حسن بیان مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۹ جون ۱۹۷۳ء بروز ہفتہ صبح ۸ بجے ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدواران تعلیمی سرٹیفکیٹ جس میں تاریخ پیدائش درج ہو ہمراہ لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد: ۵½ فٹ وزن ۱۱۳ پونڈ چھاتی ۳۲" - ۳۰" تعلیم پانچ جماعت

عمر ۱۷ سے ۲۰ سال تک (میٹرک ایف اے کے لئے عمر میں ایک سال اور بی اے کے لئے دو سال کی رعایت

(ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان خدمت درویشان فنڈ

(۳)

عنایت اللہ صاحب بھٹی اوکاڑہ ضلع ساہیوال		۵۳٫۰۰ روپے
کیپٹن ظفر علی صاحب	"	۲۸٫۰۰ "
شیخ فضل دین عبدالحکیم صاحبان	"	۱۱٫۰۰ "
چوہدری عنایت اللہ صاحب	"	۱٫۰۰ "
شفیق احمد صاحب چک ۲۲ E B	"	۲۵٫۰۰ "
ڈاکٹر ممتاز علی صاحب سیکرٹری مال رتہ یار ڈیرہ غازیخان		۲۰٫۰۰ "
عبدالحئی صاحب سیکرٹری مال بستی مندرانی	"	۳۵٫۰۰ "
سید محمد صدیق صاحب	"	۲٫۰۰ "
ملک محمود احمد صاحب حیدرآباد (سندھ)		۷۵٫۰۰ "
حفیظ اللہ خان صاحب وہاڑی ضلع ملتان		۱۰٫۰۰ "
محمد حنیف صاحب قمر سیکرٹری مال	ملتان	۴۴٫۰۰ "
محمد ارشد صاحب باجوہ	سرگودھا	۵٫۰۰ "
عبدالغفار خان صاحب سیکرٹری مال	سرگودھا	۱۰٫۰۰ "
محمد رفیق صاحب نائب صوبیدار چک ۳۵ ج ضلع سرگودھا		۵۰٫۰۰ "
چوہدری ہدایت اللہ صاحب چک ۳۵ ج ضلع سرگودھا		۲۰٫۰۰ "
مرزا ممتاز احمد صاحب شاہپور	ضلع سرگودھا	۲۵٫۰۰ "
امیر صاحب جماعت احمدیہ	جھنگ صدر	۲۵٫۰۰ "
عبدالرحمن صاحب	"	۱۰٫۰۰ "
غلام محمد صاحب سیکرٹری مال	نظوگڑھ	۵٫۰۰ "
ملک حمیدالدین صاحب	"	۳۰٫۰۰ "
ضیاء اللہ صاحب ڈسپنسر	گجرات	۱۰٫۰۰ "
سید سراج الدین صاحب عباسی مونگ	ضلع گجرات	۵۰٫۰۰ "
سردار عبدالقادر صاحب چنیوٹ	ضلع جھنگ	۱۰٫۰۰ "
ناصر احمد صاحب عباسی	پشاور	۱۶٫۰۰ "
محمد سلیم خان صاحب سیکرٹری مال	"	۱۰٫۰۰ "
محمد عیسیٰ جان صاحب	کوئٹہ	۱۶٫۵۰ "
محمود مجیب اصغر صاحب انجینئر خیرپور میرس		۵٫۰۰ "
ایس ایم خالد صاحب	مردان	۳۳٫۰۰ "
میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال	"	۱۳٫۰۰ "
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بحساب لجنہ خانپور		۲۴٫۰۰ "
ڈاکٹر محمد حنیف صاحب بھٹی رحمان آباد نوابشاہ		۳٫۰۰ "
سیکرٹری صاحب مال لیشر آباد فارم (سندھ)		۱٫۰۰ "
مرزا عبدالرحیم صاحب	مٹول	۲۵٫۰۰ "
حامدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم دین صاحب ایلنی	انگلستان	۲۰٫۰۰
مظفر احمد صاحب اختر فری ٹاؤن	سیرالیون	۱۰۰٫۰۰

محمدی نور کو تمام دنیا میں پھیلانا ہمارا کام ہے

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہم محمدی نور کو دنیا میں پھیلاتے چلے جاویں یہاں تک کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے لگ جائے۔ اور یہ دنیا بدل جائے۔ اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت جو آسمان پر ہے زمین پر بھی آ جائے۔"

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ تحریک احمدیہ کے ذریعہ حضرت اقدس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے ذریعہ دنیا کے تمام ملکوں کو منور کیا جا رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

لہٰذا ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہیے کہ تحریک جدید کی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں۔ (وکیل المال اول)

ضلع سیالکوٹ میں تربیتی جلسے

مورخہ ۲۷ اپریل بروز جمعہ پسرور میں اشاعت اسلام سے متعلق معلوماتی سلائیڈز دکھانے کی تقریب منعقد کی گئی۔ پسرور کے علاوہ نارووال اور چونڈہ کے مقامات پر بھی سلائیڈز کی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہر مقام پر سلائیڈز کی نمائش کے ساتھ ساتھ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول نے خطاب کیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی جماعت کے افراد کے علاوہ غیر از جماعت افراد نے بھی بڑے ذوق و شوق سے یہ پروگرام دیکھا، اور جس رنگ میں جماعت احمدیہ باہر کے ملکوں میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی اشاعت میں مصروف ہے۔ اس سے آگاہی حاصل کی۔

۲۔ نارووال میں مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب ایڈووکیٹ نے شہر کے تعلیم یافتہ طبقہ کو جس میں وکلاء اور پروفیسر حضرات شامل تھے خصوصی دعوت دے کر تبلیغ اسلام کی اس مہم سے روشناس کرایا۔

۳۔ چونڈہ میں خواجہ رشید احمد صاحب امیر جماعت مقامی اور مکرم انیس الرحمن صاحب مربی سلسلہ کی طرف سے اعلان عام کے نتیجہ میں بفضل خدا اس قدر حاضری ہو گئی کہ سلائیڈز کی نمائش کا انتظام سر عام ایک چوراہے پر کیا گیا۔ تبلیغ اسلام کے ایمان افروز مناظر سے کل حاضرین جن میں بڑے چھوٹے مرد و زن سبھی شامل تھے یہ معلوم کر کے بہت خوش ہوئے کہ ممالک غیر میں مساجد کی تعمیر اور سکولوں اور ہسپتالوں کا قیام اور قرآن مجید کے متعدد زبانوں میں تراجم کی اشاعت کا کام بڑے اخلاص اور تسلسل کے ساتھ جاری ہے اللہ تعالیٰ جلد اسلام کو تمام ممالک میں غلبہ بخشے اور قریہ قریہ سے یہی آواز آئے کہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ آمین

(انسپکٹر تحریک جدید)

لجنہ اماء اللہ کی شائع شدہ کتب

۱۔ تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم:- یہ کتاب ۱۹۴۷ء تا ۱۹۵۸ء تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ عورتوں اور بچیوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور اس کا ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہونا ضروری ہے قیمت فی نسخہ -/۱۵ روپے۔

۲۔ تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد سوم: یہ جلد ۱۹۵۹ تا ۱۹۷۲ء تک کے حالات پر مشتمل ہے اس جلد کی قیمت مجلد -/۱۵ روپے ہے۔ پہلی دو جلدوں کی طرح یہ بھی بے حد مفید کتاب ہے اس میں لجنہ کے کاموں کی تفصیل درج ہے بچیوں کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیئے تاکہ انہیں بھی کام کا شوق پیدا ہو۔

۳۔ الازہار لذوات الخمار:- اس کتاب میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ تقاریر درج ہیں جو آپ نے اپنے دور خلافت میں احمدی مستورات کی تربیت کی خاطر ان کے مختلف جلسوں میں فرمائیں۔ یہ تقریریں اپنے اندر علم کے خزانے رکھتی ہیں۔ یہ تقاریر عورتوں کے لئے ہمیشہ ایک مشعل راہ کا کام دیں گی۔

لجنات کو اس کتاب کی اشاعت کے لئے اتنی کوشش کرنا چاہیئے کہ ہر احمدی گھرانہ میں کم از کم ایک کتاب ضرور پہنچ جائے۔ اس کی قیمت صرف سات روپے ہے

۴۔ مجلہ اردو و انگریزی:- یہ لجنہ اماء اللہ کے پنجاہ سالہ جشن کے موقع پر شائع کیا گیا ہے اس میں اپنے اور بیگانوں کو جماعت اور لجنہ کے بارے میں روشناس کرایا گیا ہے۔ قیمت سات روپے ہے۔

ان کے علاوہ لجنہ کی پنجاہ سالہ تقریب کے موقع پر یادگاری بیج تیار کروائے گئے تھے سنہری بیج کی قیمت ۱/۵۰ ہے اور سلور بیج کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ یہ یادگاری بیج لجنہ کی ممبرات اور ناصرات سب لے سکتی ہیں۔

(آنریری سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

بازیافتہ گھڑی

کلائی کی ایک گھڑی ریلوے سٹیشن ربوہ کے قریب سے ملی ہے جس صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر مجھ سے حاصل کر لیں۔ راجہ نصیر احمد ناصر دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

(الحج آیت ۷۹)

ترجمہ :

اور اللہ کے رستہ میں ایسی کوشش کرو جو مکمل ہو۔ کیونکہ اُسی نے تم کو بزرگی بخشی ہے اور دین (کی تعلیم) میں تم پر کوئی تنگی کا پہلو اختیار نہیں کیا (اے مومنو!) اپنے باپ ابراہیم کے دین کو (اختیار کرو کیونکہ

اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے

اس کتاب میں بھی اور اس سے پہلی کتب میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم باقی دنیا پر گواہ رہو۔ پس نماز کو قائم کرو۔ اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ وہ تمہارا آقا ہے پس کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

نمایاں کامیابی

ہمارے مخلص احمدی بھائی ڈاکٹر حسن احمد صاحب (رحمٰن آباد لاہور) کے صاحبزادے عزیزم نصیر احمد صاحب طالب علم ربوہ نے انجینئرنگ یونیورسٹی کے فائنل امتحان الیکٹرونکس و کمیونیکیشن میں ۱۰۴۳/۱۲۵۰ نمبر حاصل کر کے اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور عزیز کو مزید ترقیات عطا کرے۔

احباب محتاط رہیں

رانا محمد فضل صاحب کے متعلق متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ احباب ان سے محتاط رہیں یہ اپنا نام بھی بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً رانا محمد علی۔ رانا محمد اکبر۔ حالیہ واردات میں انہوں نے اپنا نام چوہدری مقبول احمد بتایا۔

رانا جیلی اور جماعت کے بڑے بڑے بزرگوں کا نام لے کر لوگوں پر اعتماد جماتے ہیں اپنی سوسائٹی اونچی بیان کرتے ہیں۔ طرح طرح کے بہانے بنا کر لوگوں سے روپیہ بٹورتے ہیں۔

حلیہ :

رنگ سیاہی مائل۔ پیٹ موٹا مگر چست۔ چھوٹی چھوٹی سفید داڑھی۔ بہت باتونی ہیں۔

(ناظر امور عامہ)

مجالس انصار اللہ کا ہفتہ تربیت

جملہ مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال "ہفتہ تربیت" کے لئے ۲۳ جون بروز ہفتہ تا ۲۸ جون بروز جمعرات کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ ناظمین اضلاع و زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کا انتظام کریں ہر مجلس میں روزانہ مختصر اجلاس ہوں۔ جن میں مندرجہ ذیل عنوانوں پر باری باری موزوں مقررین سے تقاریر کروائی جائیں۔ ان اجلاسوں میں اطفال۔ خدام۔ اور انصار سب کو شامل کیا جائے ہفتہ کے اختتام پر زعماء کرام کارگزاری کی تفصیلی رپورٹیں مرکز میں بھجوائیں۔

تقاریر کے عنوانات :-

۱۔ حقوق والدین
۲۔ تجارتی کاروبار میں دیانت
۳۔ قرضوں کی ادائیگی
۴۔ میکسن پروری
۵۔ مہمان نوازی
۶۔ باجماعت نماز کی اہمیت

قیادت تربیت کی طرف سے ان مضامین پر مختصر نوٹ تیار کر کے بھجوائے جا رہے ہیں

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترمہ صغریٰ بیگم قدسیہ صاحبہ وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ صغریٰ بیگم قدسیہ صاحبہ اہلیہ محترم شیخ غلام حسنین صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دہلی ۲۹ اور ۳۰ مئی ۱۹۷۳ء کی درمیانی رات ۲ بج کر ۴ منٹ پر بعمر ۷۳ سال کنری (سندھ) میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔

مرحومہ کا جنازہ ان کے فرزند مکرم شیخ بشارت احمد صاحب ضیاء اکاؤنٹنٹ سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری اور داماد مکرم مقصود احمد خان صاحب ۳۱ مئی کو بذریعہ ٹرین کنری سے ربوہ لائے۔ اسی روز مغرب سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو حسب وصیت وہاں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم جناب حافظ عبد السلام صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید نے دعا کرائی۔

مرحومہ اپنے خاوند محترم شیخ غلام حسنین صاحب مرحوم کی طرح نہایت مخلص نیک اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی خاتون تھیں۔ لجنہ اماء اللہ دہلی کے قیام کے بعد کئی سال تک مقامی لجنہ کی سیکرٹری مال رہیں۔ ۱۹۳۴ء میں لجنہ اماء اللہ حلقہ نئی دہلی کی صدر مقرر ہوئیں اور قیام پاکستان تک مسلسل ۱۳ سال صدارت کے فرائض نہایت محنت اور اخلاص اور خوش اسلوبی سے ادا کئے۔ قیام پاکستان کے بعد لجنہ اماء اللہ کراچی کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بڑے ذوق و شوق کے ساتھ خدمات محنت اور اخلاص اور خوش اسلوبی سے ادا کئے۔ قیام پاکستان کے بعد لجنہ اماء اللہ کراچی کی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بڑے ذوق و شوق کے ساتھ خدمات انجام دیں تربیت اولاد کا وصف آپ میں خاص طور پر نمایاں تھا۔

آپ نے ایک فرزند مکرم شیخ بشارت احمد ضیاء کنری اور پانچ صاحبزادیاں اور کثیر التعداد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دامادوں میں مکرم نور الدین منیر صاحب نائب وکیل التبشیر ربوہ، مکرم مقصود احمد خان صاحب کنری، مکرم شیخ عبد الرشید صاحب لاہور، مکرم شیخ ارشاد احمد صاحب اسلام آباد اور مکرم مرزا اعجاز احمد صاحب کراچی شامل ہیں۔ آپ کی بڑی صاحبزادی محترمہ گلزار صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ مبین الحق صاحب قیام پاکستان کے چند سال بعد وفات پا گئی تھیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات بلند فرمائے۔ اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کے فرزند صاحبزادیوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔